Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے ہم جنم مجھے نہ ڈھونڈنا

از قلم

سلمان

پشاور میں پہاڑوں سے بہت دور مرکزی شہر میں یہ ایک قبرستان تھا۔بارش کے قطرے فلک کی بلندیوں سے نیچے گرتے تو اس قبرستان میں مٹی میں جا کر گم ہو جاتے جیسا ان کا کوئی نشان پہلے کبھی تھا ہی نہیں ۔قبرستان کے عقب میں ایک قبر تھی جس کے تختی پر لکھا تھا۔افگن کیشور خان۔۔۔

قطرے افق کی بلندیوں سے زمین کی پستی تک آتے اور اس قبر کی مٹی میں ہمیشہ کے لیے دفن ہو جاتے ۔بالکل یوں لگتا جیسے یہ قطرے کبھی تھے ہی نہیں۔اس قبر میں جو شخص دفن تھا وہ بھی کبھی اس دنیا میں مستی بھری زندگی گزارا کرتا تھا مگر جب وہ اس قبر میں پوشیدہ ہوا۔عالم نے بھی اسے بھلا دیا کیونکہ وہ دنیا اسے کچل کر آگے بڑھ چکی تھی اس دنیا کو صرف آگے بڑھنے سے مقصد ہے اس بات سے نہیں آگے بڑھنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی اس دوڑ جانے کون کچلا جائے؟ کس کی زندگی کا دیا بجھ جائے؟ کیونکہ اس دنیا میں موجود لوگوں کو خود سے ہی مقصد ہے۔

جب اسے کچلا گیا تھا تب اس کے اعزہ بہت روئے یہاں تک کہ پورا ملک بھی بہت رویا مگر پھر آہستہ آہستہ سب آگے بڑھنے لگے اور یہاں تک کہ آج کوئی اس کا ذکر نہ کرتا آج وہ سوائے ایک قبر کے کُچھ نہ تھا۔اس کی امی،ابو اور اس کا دل سے عزیز بھائی روز اس سے ملنے آتے تھے۔مگر وہ بھی پھر چلے جاتے کیونکہ وہ اسکی وجہ سے اپنی زندگیاں روک نہیں سکتے تھے۔

☆☆☆☆

ایک ساتھی تھا میرا جو بچھڑ گیا ہے

جانے سے اس کے میرا دل مر گیا ہے

میری روح میں بستا تھا وہ ہمیشہ

ایک جزو تھا میرا جو اتر گیا ہے

رستوں کی ڈگمگاہٹ میں چھوڑ کے تنہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اک ہادی تھا میرا جو منزل پر گیا ہے

منزل دکھادو کوئی رستہ دکھادو

میں ہوں تنہا بھٹک گیا ہے

اندھیروں سے اب مجھے پیار ہوا ہے

اجالا تھا جو میرا اچھٹ گیا ہے

وہ تو فلک پر بن گیا ہے طالع

میں تو زمیں پر ابر گیا ہے

ghazal credit Taleh Glance(طالع)

وہ کھڑکی کے شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا بارش کے قطرے افق سے ابل ابل کر زمین کی جانب رواں تھے۔ یہ گول قطرے انتہائی تیز رفتار سے زمین کی طرف کھینچے چلے جا رہے تھے جیسے زمین ان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔ یہ قطرے نہ صرف فلک سے جاری تھے بلکہ اس کی آنکھیں بھی اسی بادل کی طرح برس رہی تھیں جو فلک پر کھڑا برس رہا تھا۔ کمرے میں گپ اندھیرا تھا مگر کھڑکی سے آنے والی سورج کی روشنی اس کی آنکھوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں چمکتے ہوتی دکھا رہی تھی۔ یہ موتی اپنے اندر اپنی وجہ لیے ہوئے تھے مگر کسی کو اس وجہ کے جاننے کی قطعاً ضرورت نہ تھی ۔اور یہ آنسو ہمیشہ کی طرح اسکی آنکھوں سے نکلتے رخساروں تک جاتے اور پھر تھوڑی تک بہتے اور ہر بار ان کا مواد کم ہوتا جاتا یہاں تک گردن تک صرف ان کا نشان ہی رہ جاتا۔ یہ آنسو اس کے چہرے پر سیاہ نشان ضرور چھوڑ جاتے جو اپنے اندر اس کا درد کو سمائے ہوئے تھے مگر اس دنیا کے کسی بھی انسان کو اس درد کو سمجھنے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہر کوئی اپنی زندگی کے مدوجزر میں کھینچا چلا جا رہا تھا اور کسی کے پاس اس کے دکھ کو بانٹنے کے لیے کوئی وقت نہ تھا۔ ہاں البتہ اگر کوئی چاہتا تو اس کے رخساروں پر موجود ان سیاہ نشانوں سے اسکا دکھ تلاش کر لیتا اور اسکے اُس دکھ کا مداوا کرتا مگر کسی کے پاس کوئی وقت نہ تھا کہ اسی کے ان گلابی رخساروں کو پھر سے گلابی کر دے۔

اسے روشنی سے الجھن ہونے لگی تو چیخ کر اس نے کھڑکی کا پردہ بھی آگے کر کے شیشے سے آنے والی روشنی کو بند کر دیا تا کہ یہ روشنی اور یہ جہاں اس کے رخساروں پر موجود ان سیاہ نشانوں کو نہ دیکھ پائیں اور اسکے چہرے کے یہ سیاہ نشان اس کمرے کی سیاہی میں ڈوب گئے

کمرے کا دروازہ کھٹکا تو وہ خیالات کی دنیا سے باہر آیا

"ارگن بیٹا باہر آؤ- ڈائنگ پر کھانا لگ گیا ہے"

یہ اس کی ماں کی آواز تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے جواب نہ دیا تو اس کی ماں دوبارہ گویا ہوئی۔

"بارش بہت ہے بیٹا-دیکھو چائے پی لو کہیں ایسا نہ تمہیں سردی لگ جائے۔"

مگر اس بار بھی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

کمرے کے باہر ایک خاتون تھی۔روشن پیشانی-گلابی رخسار عمر کوئی پینتس کے قریب، بال سیاہ جدید انداز کے فیروزی رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے۔وہ اس ہلکے بھورے رنگ کے دروازے کہ ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی تھوڑی فکر مند تھی۔بار بار اس دروازے پر دستک دے رہی تھی۔مگر وہاں سے خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

اس کا بیٹا ارگن آج پھر سے بہت اداس تھا اور اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا کہ ارگن کی اداسی کو کم کر دے۔ہاں کوئی تھا جو اس کی اداسی کو کم کر دیتا جو اس کے گال پر موجود سیاہ نشانوں کو مٹا کر اس کے رخساروں کو پھر سے گلابی کر دیتا۔جو اس کی آنکھوں سے ہر روز نکلنے والے آنسوؤں کو روک دیتا۔جو اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو کھلا دیتا بالکل ویسے جیسے سورج کے آنے پر پھول کھل جاتے ہیں۔

مگر وہ شخص تھا۔

اب موجود نہیں تھا کیونکہ وہ اس دنیا کے کسی ریل گاڑی کے پٹریوں کے نیچے آکر اپنا دم توڑ چکا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس اجنبیت بھری زندگی کو خیر باد کہہ چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زرطاشہ نے اپنی آنکھوں سے ابلتے آنسو اپنے فیروزی ڈوپٹے کے پلو سے صاف کیے اور پھر سے اپنے بیٹے کو آوازیں دینے لگی۔

☆☆☆☆

اب بارش رک گئی تھی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی۔ بارش کے قطرے اب فضا میں بالکل ختم ہو گئے تھے جو بھولے بھٹکے قطرے ابھی بھی فضا میں تھے وہ بھی سورج کی تپش سے بخارت میں تبدیل ہونے لگے تھے اور اپنی جگہ ٹھنڈک چھوڑ دیتے۔ یہی حال گیلی مٹی میں موجود پانی کا تھا وہ بھی سورج کی تپش سے بخارات میں تبدیل ہو کر آسمان کو ہو لیتا اور اس طرح مٹی ٹھنڈی ہو جاتی۔ مگر قبروں کے مکینوں کو اس سے کیا مطلب چاہے باہر گرمی ہو یا جاڑا۔ بارش ہو یا آندھی بہار ہو یا خزاں۔ وہ اپنے ان مٹی کے بستروں پر ہمیشہ کی نیند سوئے رہتے تھے

☆☆☆☆

"میری جان میرے بیٹے۔" زرطاشہ بیگم کی ہچکی بندگئی تھی۔ "ارگن میری جان

مگر بار بار آوزیں دینے کے باوجود ارگن باہر نہیں آرہا تھا۔۔ ارگن اس کا پیارا بیٹا تھا اس کا ہر کہا مانتا تھا مگر ایک حادثے نے اس سے اس کی ساری سنسی چھین لی تھی۔

زرطاشہ بیگم ماضی میں کھونے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆

((ماضی

زرطاشہ بیگم اور کیشور خان دونوں اس وقت اخروٹ کے درخت کے نیچے کھڑے تھے۔

"ہمارے ایک بچے کا نام میری مرضی کا ہو گا۔"

زرطاشہ بیگم نے کیشور خان سے کہا۔

" اور دوسرے کا نام میری مرضی کا"

کیشور خان نے زرطاشہ بیگم کی گال کھینچی۔

" ویسے زرطاشہ بیگم ہم دونوں بچوں کا نام ایک جیسا نہ رکھ دیں ملتے جلتے نام کتنی اچھے لگے گیں "

کیشور صاحب نے زرطاشہ کو اخروٹ توڑ کر دیا۔

"جناب ایسے تو پھر دونوں بچوں کا نام ان کی ماما رکھے گی۔"

زرطاشہ بیگم نے اخروٹ منہ میں ڈالا۔

اور بچوں کا پاپا کیا کرے گا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیشور صاحب نے سوالیہ لہجے میں کہا تو زرطاشہ بیگم گہری سوچ میں پڑ گئی "بچوں کے پاپا، ہاں یاد آیا وہ بچوں کے پیمپر بدلیں گے"

زرطاشہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بڑی آئیں میرے بچوں کے نام رکھنے والی"

کیشور خان نے منہ بسورا۔

"جلدی گھر چلیں بچوں کے پاپا۔اس سے پہلے کہ امی ہمارا قیمہ بنا دیں۔"

زرطاشہ بیگم نے کیشور خان سے کہا تو وہ بھی سہم گئے۔

☆☆☆☆

(حال)

" ارگن میرے لعل آپ کو یاد ہے نا کہ آج آپ کا برتھ ڈے ہے"

مگر ابھی زرطاشہ بیگم کی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اندر سے ہچکیوں کی آوازیں آنے لگیں زرطاشہ کو بھی کچھ سمجھ نہ آئی اور خود زرطاشہ بھی رونے لگی۔

☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

(ماضی)

"کتنی خوش نصیب ہیں آپ بھابھی !"

زرطاشہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی تھی قریب ہی کیشور خان بیٹھا تھا اور آگے دو کرسیاں پڑی تھیں جن پر فرحانہ اور قیوم بیٹھے تھے اور فرحانہ زرطاشہ سے خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ڈلیوری ہوئی تھی اور زرطاشہ کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔

"یہ اللہ کا کرم ہے۔"

کیشور خان نے اپنی بہن فرحانہ سے کہا۔

"بالکل بھائی۔ اللہ نے ہمیں ایسی خوشخبری دی ہے اس پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔"

زرطاشہ بستر پے لیٹی ان کو دیکھ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور منصور اندر داخل ہوتا ہے اس کے پیچھے ہی قدیسہ بیگم بھی تھیں۔ منصور کیشور کا چھوٹا بھائی تھا اور قدیسہ بیگم منصور، کیشور اور فرحانہ کی ماں تھیں۔

" ارے کہاں ہیں میرے لاڈلے""

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قدیسہ بیگم خوش ہوتی ہوئی اندر آئی مگر جب وہاں بچے نہ ملے تو پریشان ہو گئیں۔

امی۔اطیمینان رکھے "

" کشور نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ قدیسہ کو اپنی جگہ بٹھانے لگا۔" کدھر ہیں میرے منے

" قدیسہ پریشان ہو گئیں

"اطیمینان رکھیں نا امی۔ہمارے منے بالکل ٹھیک ہیں۔

" ارے خاک اطیمینان رکھوں۔جب میرے بچے ہی نہ جانے کہاں ہیں؟اور میں اطیمینان رکھوں"

قدیسہ بیگم نے غصے سے کیشور سے کہا۔

امی بچے اس وقت۔۔۔۔وارڈ میں ہیں۔پریشانی کی ضرورت نہیں ہ"

"ے بس تھوڑے چیک اپ کے لیے ڈاکٹر نے بلایا ہے

کیشور نے تفصیل بتائی

" ہائے میں مر جاواں"

قدسہ بیگم پاگلوں کی طرح بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"۔" مجھے پتا ہے سب پتا ہے تم لوگ مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو۔

اس پر فرحانہ گویا ہوئی۔

امی ایسی کوئی بات نہیں ہے بچے بالکل ٹھیک ہیں۔"

فرحانہ نے کہا تو قدسیہ بیگم کو تھوڑی تسلی ہوئی۔

☆☆☆☆

حال))

کیشور صاحب راہداری سے گزر رہے تھے ان کی نظر ارگن کے کمرے کے دروازے پر کھڑی زرطاشہ پر پڑی جو کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائی رو رہی تھی۔ کیشور صاحب آگے بڑھتے ہیں

"زرطاشہ"

وہ آگے بڑھ کر زرطاشہ کو تھام لیتے ہیں۔ اور زرطاشہ اپنا سر کیشور صاحب کے کندھے پر رکھ دیتی ہے آنسوؤں کا ختم نہ ہونے والا فوارا زرطاشہ بیگم کی آنکھوں سے نکلنے لگتا ہے۔ کیشور صاحب کا ہاتھ بڑھتا ہوا کمر سے گردن کے قریب جاتا ہے اور وہ زرطاشہ کو تھپکی دیے ہے۔ کیشور صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آجاتے ہیں مگر تنے کو خود کو سنبھالنا ہوتا ہے تاکہ شاخوں اور جڑوں کو بکھرنے سے بچالے۔اور باپ بھی ایک تنے سے کم نہیں ہوتا

☆☆☆☆

(ماضی)

ایک نرس کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

" کیشور صاحب کون ہیں"

وہ دریافت کرتی ہے تو کمرے میں موجود افراد کے دل زور سے ڈھڑکنے لگتے ہیں۔

"م م میں"

کیشور صاحب کہتے ہیں۔

ڈاکٹر فاروق کو آپ سے علیحدگی میں بات کرنی ہے آیئے میرے ساتھ"

نرس کے کہنے پر کمرے میں موجود ہر کسی کے چہرے پر خوف پھیل گیا۔ مگر بڑا بھائی ہونے کے ناطے " کیشور کو مضبوط بنا پڑا۔ باپ کے بعد خاندان کا تنا بڑا بھائی ہی ہوتا ہے۔

"کک کچھ نہیں ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیشور نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور بناوٹی مسکان سجائی۔

"وووہ ناڈاکٹر نے بچوں کی دوائیوں کا کہنا ہو گا"

کیشور نے بات پلٹنے کی کوشش کی۔

پھر یہ نرس تمہیں کیون ملا رہی ہے؟"

قدسہ بیگم کو بھی خطرے کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ کیشور نے آنکھ سے منصور کو

اشارہ کی۔اور اس نے قدیسہ کو تھاما جو کہ اب کھڑی ہو چکی تھی۔ادھر زرطاشہ کی حالت بھی بہت بری تھی

"م م میرے بچے"

اس کا دل بیٹھتا جا رہا تھا۔

فرحانہ نے جا کر تسلی دینی شروع کر دی۔

" کچھ نہیں ہو بھابھی۔کچھ نہیں"

فرحانہ نے زرطاشہ کے ماتھے پر تھپکی دے۔اب کیشور جانے لگا تھا۔

" رک جا میں بھی تیرے ساتھ جاؤں گی۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قدیسہ نے منصور کے ہاتھوں سے خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔

" آامی۔"منصور کے منہ نکلا"

"چلیے کیشور صاحب"

نرس کافی دیر سے اس فیملی ڈرامہ کو دیکھ رہی تو غصے سے بولی

"رک بیٹی میں بھی ساتھ جاؤں گی "

" سوری ماں جی"

نرس نے منہ بسورتے ہوئے کہا

" بوڑھیوں کا وہاں جانا ممنوع ہے اور اب چلیں بھی"

اس نے کیشور کی طرف دیکھا۔اور باہر کی طرف چلی گئی اور کیشور اس کے پیچھے جانے لگے۔

☆☆☆☆

(حال)

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تینوں قبر کے آگے کھڑے تھے۔یہ سہ پہر کا اختتام تھا۔ہلکی ہی ہوا چل رہی تھی مگر دسمبر کی اس شام یہ ہوا بھی جسم کو چیرتی ہوئی جاتی۔یہ تینوں ارگن،زرطاشہ اور کیشور تھے۔تینوں اس وقت قبر کی مٹی کو گھور رہے تھے۔جیسے اس قبر میں موجود وجود کو اس قبر کے اوپر تلاش رہے ہوں۔

ہوا جس بھی چیز کے پاس سے گزرتی اسے چھلنی چھلنی کر دیتی۔مگر ان تینوں پر اس ہوا کا کوئی اثر نہ تھا۔وہ اونچے ستونوں کی طرح ساکت کھڑے تھے جیسے ہوا کا زور ان کا کچھ نہ بگاڑ دیا ہو۔اور بگاڑ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ ان تینوں کا سینہ پہلے سے ہی چھلنی چھلنی ہو چکا تھا۔

جب ایک ماں سے اس کا جواں پھول کھلنے سے پہلے ہی چھن جائے۔تو اس وقت یہ غم وہ ماں ہی بتا سکتی ہے کیونکہ جس کو توانا کرنے پر اس نے دن رات محنت کی۔اپنی محبت کے چشمے سے پانی لا لا کر جسے پڑھوان چڑھایا۔اپنی ممتا کی کرنوں سے جسے روشنی دیتی رہی اور پریم کے آنچل کا جسے سایہ دیا۔جب وہی پھول کھلنے سے پہلے ہی کوئی مسل دے تو اس ماں کا یہی حشر ہوتا ہے جیسا زرطاشہ بیگم کا تھا۔ناک سردی سے سرخ آنکھوں میں پانی۔اور چہرہ مرجھایا ہوا۔ہوا سے دوپٹا بالوں سے ہٹا تو بال اڑنے لگے۔اب زرطاشہ کا حلیہ اس کے روگ کو واضح کر رہا تھا۔

کیشور کی حالت بھی کسی سے کم نہ تھی۔جب ایک انسان سے اس کا بازو چھین جائے اور وہ بھی اس بازو کا جس کو کار میں لانے کے لیے اس نے دن رات اس کی کانٹ چھانٹ کی ہو۔قصہ ہائے بیماریوں سے اسے بچایا ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور زمانے کی کڑی دھوپ سے چھایا ہو جب اسے کاٹ کر پھینک دیا جائے تو کیشور صاحب جیسا چہرہ لیے ہی ایک باپ اپنے بیٹے کی قبر کھڑا ہوتا ہے۔

اور ارگن جس کا وہ پیدائشی ساتھی تھا۔ جنکی پیدائش اکھٹی ہی ہوئی تھی جنکا ساتھ ماں کے پیٹ سے تھا۔ اور اس سے کہیں پہلے کا تھا جب ان کا وجود بھی نہ تھا۔ اور پھر وہ دونوں اکھٹے ہی وجود میں آئے تھے۔ اور پھر اس بھری جوانی تک پہنچنے تک کی ہر رت کو باہم سینچا اور سامنا کیا۔ اکھٹے جنم لینے والے دونوں میں سے ایک باقی رہ جائے نا تو یہی ہوتا ہے جو حال ارگن کا تھا۔ جنکا بنیاد ایک تھی مگر انکو الگ ہونا پڑا تھا۔ وہ جنھوں نے وجود میں آنے سے پہلے سے ہی جدا ہونا نہ سوچا تھا۔ ان کو الگ ہونا پڑا تھا۔

ارگن نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے بنے بے پر رکھا تھا۔ جیسے ہم دعا کرتے ہیں۔ اس نے اپنا چہرہ اوپر کیا۔

سنہری آنکھیں اور ان پر سیاہ پلکیں اور پھر سیاہ بھنوؤں پر ہی سیاہ بال اوپر سے سفید دودھ جیسا چہرہ گلابی رخسار مگر اس چہرے پر آنسوؤں کے نشان سرمے کی وجہ سے اس کا سفید چہرہ اب کالک سے ڈھک چکا تھا۔ جیسے چاند کو بادلوں نے ڈھک لیا ہو۔ پھر وہ نیچے جھکا اور قبر کو جھکڑ لیا۔

☆☆☆☆

))ماضی

کیشور صاحب ڈاکٹر فاروق کے آفس پہنچ گئے تھے اور انکے سامنے پڑی کرسی پر براجمان تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپ کا ایک بچہ انتہائی نازک حالت میں ہے۔"

ڈاکٹر نے کیشور صاحب کو بتایا تو وہ خوف سے اچھل پڑے۔

" ک ک کیا"

" آپ کے بچے کو نمونیا ہے اور وہ بھی انٹنس"

کیشور صاحب کو لگا جیسے ابھی زمین اور آسمان پھٹ جائیں گے۔

ڈڈڈاکٹر صاحب م م میرے"

کام ڈاؤن میں نے آپ کو اس لیے بلایا تا کہ آپ اپنی فیملی کو سپورٹ کر سکیں۔سب کے سامنے اس لیے "
نہی بتایا کیونکہ بچے کی ماں صدمہ نہیں دیا جا سکتا۔

" م م میں سمجھ گیا۔"

کیشور نے کہا اور خوف سے لرزتی ٹانگوں سے اُٹھ کر باہر چلا گیا۔

"اب کیا ہو گا؟؟ کک کیا ہو گا۔۔ نہیں میرے بچے کو کچھ نہیں ہو گا"

طرح طرح کے خیال اس کے ذہن میں آ رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیسے سمجھاؤں گا سب کو۔۔"

امی کو زرطاشہ کو۔۔

"کک کیا منہ دکھاؤں گا

آنسو اس کی گال پر آ گئے۔۔

حی علی الصلوہ

حی علی الفلاح

موزن کی آواز کیشور کے کانوں میں پڑی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ

ایک نئی نوید کے ساتھ اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ وہ ہسپتال کی مسجد کی جانب رواں ہو گئے۔

*****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حال

سورج کی نارنجی روشنی افق سے نکلتی ہوئی زمین تک جاتی اور اس قبرستان میں بھی جہاں وہ قبر پر کھڑا تھا۔اس کے قریب ایک پھولوں والا شاپر تھا۔اس نے پھولوں والا شاپر اٹھایا اور قبر پر انڈیل دیا۔پھول ایک ایک کر کے قبر پر گرنے لگے اور ایسے ہی پانی کی بوندیں جو اس کی آنکھوں سے رواں تھیں۔پھر وہ کھڑا ہوا اور قبر کو گھورنے لگا۔وہ دوبارہ جھکا اور قبر کا بوسہ لیا۔پھر بلکل سیدھا کھڑا ہوا اور بولا "ہم جلد ہی دوبارہ ملیں گے".اس کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک لفافہ نکالا۔اس میں سے ایک کارڈ نکالا اور یہ کارڈ اس نے قبر پر رکھ دیا جس پر لکھا تھا

Happy Birthday Afghan

From your Twin Brother Urgan

اس کے بعد اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھیلے میں سے کچھ نکالا۔یہ ایک ڈبہ تھا جسے خوبصورت انداز سے کور میں لپیٹا ہوا تھا۔جس سے یہ بات واضح تھی کہ یہ ایک گفٹ ہے۔اس نے یہ گفٹ قبر پر رکھا اور الٹے پاؤں بھاگنے لگا۔آنسو اس کی آنکھوں سے بے تحاشا نکل رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مٹی سے بنی اس قبر میں موجود وجود اگر احساسات رکھتا تو وہ بھی رو رہا ہوتا مگر خدا نے مردوں کو جذبات نہیں دیے۔ وہ سن تو سکتے ہیں مگر بول نہیں سکتے۔ وہ دیکھ تو سکتے ہیں مگر محسوس نہیں کر سکتے۔ وہ اپنوں کی چاہت کا احساس تو رکھتے ہیں مگر ان کی اداسی پر رو نہیں سکتے۔

اس کا جڑواں بھائی، ماں اور باپ اس کی قبر پر آئے تھے۔ آج اس کی سالگرہ تھی۔ آج وہ دن تھا جب اس کی پیدائش ہوئی۔ وہ دونوں ایک ہی رحم سے ایک ہی وقت میں نکلے تھے مگر وقت کے آندھیاؤں نے اس کی جان پہلے ہی لے لی اور اسے عالم دنیا سے چلتا کیا۔ اسے مرے ہوئے چار سال ہو چکے تھے۔ مگر اس کا جڑواں بھائی ہر روز اس کی قبر پر آتا اور روتا۔ دعائیں کرتا، دل کی باتیں کرتا اور چلا جاتا۔ اس کا بہت دل کرتا کہ جا کر اپنے بھائی ارگن کے کندھے پر ہاتھ رکھے، اس کو تھپکی دے اور اس کے آنسو پونچھے۔ مگر وہ مر چکا تھا۔ ایسا کرنا اس کے بس میں نہ تھا۔ مردے کب کسی کے آنسو پونچھا کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنے اعزاہ کے آنسو دیکھا کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

ماضی

یا اللہ ! اس ارض و سما کے مالک ! میری ایک خواہش پوری کر دیجیے۔ یا اللہ ! آپ نے مجھے زندگی میں کیا" نہیں دیا! دولت بنگلہ گھر سبھی ہے میرے پاس۔ بس اولاد نہیں تھی وہ بھی آپ نے آج عطا کر دی۔ میں آج

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس قدر خوش تھا کہ بتانے سے قاصر ہوں مگر یااللہ ! یہ کیسی آزمائش ہے میری؟ یااللہ ! مجھے شادی کے چار سال بعد اولاد ملی مگر اسپر بھی مجھے اس آزمائش سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔یااللہ ! میں چاہتا ہوں جو بھی یہ آزمائش ہے مجھے اسپر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائیں۔میں اس آزمائش پر پورا اترنا چاہتا ہوں۔یااللہ ! میرے بیٹے کو صحتِ کاملہ عطا فرمائیں۔ابھی اسنے زندگی مُس دیکھا ہی کیا ہے۔ابھی اس کی پیدائش کو ایک دن بھی نہیں ہوا۔یااللہ ! میری جان لے لیں مگر اس ننھی جان کو زندگی بخش دیں"

مسجد مین بیٹھا کیشور اللہ سے دعا کرنے مُس مصروف تھا اور دوسری طرف ہسپتال میں موجود اس کے اہلِ خانہ کو اس کی فکر لاحق ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

حال

پورا گھر برقی قمقموں سے روشن ہو رہا تھا۔ہر طرف بلب اور روشنیاں لگی تھیں۔خان اپارٹمنٹ آج تین سال بعد دوبارہ ہر سال کی طرح سجائی گئی تھی۔علاقے میں خان اپارٹمنٹ کا ایک نام تاھ۔اور اس گھر کے سربراہ کیشور خان جو اس محلے کے معزز لوگوں میں سے ایک تھے۔ان کی ایک کمپنی تھی۔اسی وجہ سے یہ محلے کے امیر لوگوں میں سے تھے۔یہ کمپنی ان کے والد کی تھی اور والد کی وفات کے بعد ان کے حصے میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی تھی کیونکہ ان کا چھوٹا بھائی منصور آرمی میں تھا اور ایک معرکے کے دوران شہید ہو گیا تھا اسی لیے اب اس کمپنی اور گھر کے وہ اکیلے سربراہ تھے۔اپنے خاندان سے ان کو بہت پیار تھا۔

آج ان کے گھر میں ان کے بیٹے ارگن کا برتھ ڈے تھا آج وہ بیس سال کا ہونے والا تھا اور اسی سلسلے میں آج تقریب تھی۔وہ اپنے عزیز بیٹوں کا برتھ ڈے ہر سال مناتے تھے مگر پچھلے تین سالوں سے وہ یہ دن نہیں منا رہے تھے۔

آج تین سال بعد ایک بار پھر خان اپارٹمنٹ 10دسمبر2018 کو روشن ہوئی۔مگر اسبار تھوڑی تبدیلی تھی پہلے یہاں ارگن اور افگن دونوں کا برتھ دے منایا جاتا تھا مگر آج یہاں صرف ارگن کا برتھ ڈے منایا جانا تھا کیونکہ افگن اس لاپرواہ دنیا کو چھوڑ کر عقبی دنیا میں جا چکا تھا۔

السلام علیکم خان صاحب "قدرت خان نے کیشور صاحب سے ملتے ہوئے کہا۔قدرت خان ان کے " دوست تھے کیشور بھی ان سے گرمجوشی سے ملے اور قدرت کو کرسیوں کی طرف لے گئے۔گھر کے لان میں سارا ارینج منٹ کیا گیا تھا پورے لان کو برقی قمقموں اور دوسری آرائشوں سے سجایا گیا تھا پورا لان کرسیوں سے بھرا ہوا تھا۔فرنٹ میں موجود کرسیوں پر جا کر قدرت صاحب اور کیشور صاحب بیٹھ گئے

☆☆☆☆☆

ماضی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں موجود ہر کوئی غم مُن مبتلا تھا بستر پر زرطاشہ بیگم سوئی ہوئی تھیں پاس کیشور صاحب بیٹھے تھے۔قریب ہی منصور 'فرحانہ اور قیوم تھے۔فرحانہ قدسیہ بیگم کو تسلی دے رہی تھی۔کیشور نے سب کو بتا دیا تھا۔اور سب کے خون خشک ہو گئے تھے۔زرطاشہ کو کسی نے کچھ نہ بتایا تھا اسے نیند کی گولی دے کر سلا دیا گیا تھا کیونکہ اسکی حالت پہلے ہی بہت خراب تھی ایک تو آپریشن ہوا اور دوسرا بچوں کی پیدائش بھی۔

کیشور حاحب نے نہ جانے کیسے خود کو سنبھالا ہوا تھا وہ اس وقت صحرا مین دوڑتے اونٹ کی طرح تھے جس پر منوں کا بوجھ لدا ہوا تھا۔۔لیکن پھر بھی نہ چاہتے ہوئے اسے بھاگنا پڑ رہا تھا یہی حال کیشور کا تھا اتنے میں کمرے کا دروازہ کھٹکتا ہے اور نرس اندر آتی ہے۔امیدوں سے بھرے چہرے نرس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں نرس ان کو کچھ بتانے لگتی ہے۔اوران پریشان حال چہروں پر رفتہ رفتہ روانی آنے لگتی ہے۔۔

☆☆☆☆☆

ماضی

چڑیا اڑتی آئی

دال کا دانہ لائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھچڑی پکائی

ننھے منے بچے نے ساری کھالی

جب دیکھا تو تھی پلیٹ ہی خالی

زرطاشہ نے سامنے گھاس پر بیٹھے افگن کے پیٹ پر انگلی ماری۔

اگفن بھی پاس لیٹا تھا وہ اسوقت گھر کے لان مُں تھے

"مما آپ نے مجھے ہیں کیا"

ارگن نے کہا

"آپ کو کل کیا تھا یاد ہے نا"

زرطاشہ نے جواب دیا

"مجھے آج بھی کریں"

ارگن نے رونددھی شکل بنالی۔

لو آپ کو بھی کر دیا" زرطاشہ نے ارگن کے پیٹ پر انگلی ماری۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پہلے افگن کو کیوں کیا پہلے مجھے کرنا تھا"

ارگن رونے لگتا ہے۔

"ارے بابا لو کل آپ کو پہلے کر دوں گی"

زرطاشہ نے ارگن کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا

"آپ نے ارگن کے سر پر ہاتھ پھیرا ہے مگر میرے نہیں"

افگن نے رونا شروع کر دیا۔

زرطاشہ نے سر میں ہاتھ مارا۔اور پھر مسکرانے لگی۔

"کبھی یہ بھی بڑے ہوں گے"

دوسالہ ارگن اور افگن اس کی بات نہ سمجھ سکے اور قریب پڑے کھلونوں سے کھیلنے لگے

_:_:_:_

حال

سٹیج کے ایک کورنر پر کھڑی تھیں فرحانہ فراک میں ملبوس۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تقریب شروع ہونے میں 15 منٹ بچے تھے۔ارگن ابھی تک نہیں آیا تھا تقریب میں سب بہت بے چین تھے۔پھوپھو فرحانہ کب سے دیواروں کو تک رہی تھی۔شاید دلفریب ماضی کے ہچکولوں میں بحری جہاز کو کنارے تک لے جانے کی تگ ودو میں تھیں

__:_:__:__

ماضی

وقت بڑھتا چلا جاتا ہے اور ایسے اڑتا ہے جیسے عقاب بلندیوں کی طرف چلتا رہتا ہے اور پیچھے پستی کی طرف نہیں دیکھتا۔

ارگن اور افگن اب پانچ سال کے ہو چکے تھے۔وہ پھوپھو کے ساتھ پارک میں کھیل رہے تھے

افگن بھاگتا ہوا دور چلا گیا ارگن پھوپھو کے ساتھ تھا۔فرحانہ نے افگن کو آواز دی تو ارگن بولا

"میں افگن ہوں پھوپھو"

اور فرحانہ سوچ میں پڑ گئی

"نہیں نہیں تم ارگن ہو "

فرحانہ نے شوخی سے اس کے منہ پر چماٹ رسید کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب افگن بھی قریب آگیا تھا

"پھو پھو یہی افگن ہے "

افگن نے بھی آکر پھو پھو کو پھسادیا اور پھو پھو سوچ میں پڑ گئی کہ کون افگن ہے حالانکہ وہ صحیح کہہ رہی تھیں۔ارگن اور افگن نے شرارت سے ایک ایک ہاتھ سے تالی ماری تو فرحانہ غصہ میں ان کے پیچھے بھاگنے لگی

_:_:_:__

" جی آیئے"

میڈم فنریحہ نے زرطاشہ کو بیٹھنے کو کہا تو زرطاشہ میڈم فنریحہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"آپ کو آج بلانے کا مقصد ارگن کے بارے میں بتانا ہے"

میڈم فنریحہ نے آغاز کیا

"ک ک کیا؟ مجھے جلدی بتائیں"

زرطاشہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اچھا نہیں ہے اس لئیے ہمیں اسے پنک سیکشن میں ٹرانسفر Studies پر یشان مت ہوں صرف"

"کرنا پڑے گا

ادھر میڈم۔نے کہا ادھر آفس آتے ہریرہ نے سن لیا۔

" مے آئی کم ان میم "

ہریرہ نے آفس کے دروازے پر کر کہا

یس کم ان "میم نے اشارہ کیا "

"آپکو مس صدف نے بھیجا ہے۔یہ رجسٹر لے لو "

ہریرہ نے یس میم کہا اور رجسٹر پکڑ لیا۔

"یہ ہریرہ تھا ناں افگن ارگن کا دوست"

زرطاشہ نے ہریرہ کے جانے کے بعد کہا

یہ اے پی ایس سکول تھا جہاں افگن اور ارگن پڑھتے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

منصور چاچا کی وفات کے بعد ان کو اس سکول میں فری ایجوکیشن کا موقع ملا تھا۔کیونکہ منصور کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی تھی۔اس لیئے فیملی میں سے افگن اور ارگن کو ہی فائدہ پہنچا۔افگن اور ارگن دوسری کلاس میں تھے۔ان کی عمر اب آٹھ سال ہو چکی تھی

"بہت اچھا بچہ ہے یہ اس بار ایک نمبر سے افگن سے پیچھے رہ گیا۔افگن کی تو ہر بار کی طرح فرسٹ پوزیشن آتی ہے"

میڈم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ارگن پڑھتا نہیں ہے"

میڈم نے ایک اور سوال جھاڑ دیا

"پڑھتا ہے لیکن بہت لاپرواہ ہے"زرطاشہ بیگم نے شرمندگی سے کہا

"لگتا ہے آپکا زیادہ لاڈلا ہے"میڈم نے کہا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میرے لیئے دونوں ہی ایک جیسے ہیں"

زرطاشہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن افگن کے بارے میں ہمیں کوئی فکر نہیں ہے اور ایسا سٹوڈنٹ ہمیں پہلے کبھی نہیں ملا اور نہ ہی کبھی "ملے گا"

میم نے فخر سے کہا تو زرطاشہ بھی فخر محسوس کرنے لگی

ارگن کے بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہوں ان شاءاللہ وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا "اس بار اسے پنک میں "کریں گے تو خود ہی ریڈ میں جانے کے لیئے پڑھے گا

میں آپکی بات سے اتفاق کرتی ہوں "زرطاشہ نے کہا "

اچھا اب مجھے چلنا چاہیے "زرطاشہ نے اپنا پرس اٹھایا اور حجاب کرنے لگی "

ارگن قالین پر بیٹھا گیم کھیل رہا تھا افگن چیئر پر بیٹھا پڑھ رہا تھا

ایثار کا مطلب ہوتا ہے قربانی دینا۔ایثار کی کئی وجوہات ہوتی ہیں ان میں سے ایک رحم ہوتی ہے اور دوسری "محبت۔"

افگن رٹا لگا رہا تھا

گیم کھیلتے ہوئے ارگن کو کچھ یاد آتا ہت اور وہ افگن کے پاس جاتا ہے

"افگن تم اچھے بھائی ہو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارگن ہاں میں بہت اچھا ہوں اور اپنے بھائی سے بہت پیار کرتا ہوں "

"ت ت تو میرے لیئے ایک ایثار کرو"

"کیسچھا ایثار "

افگن ہریرہ کہتا ہے کہ تمہارے نمبر کم آئے ہیں اس لیئے تم پنک کلاس میں جاؤ گے۔روتے ہوئے ارگن "

"نے کہا

ادھر ارگن نے کہا ادھر افگن کو ٹھاسی لگی۔۔

"نہیں افگن ایسا نہیں ہو گا میں پاپا سے کہوں گا کہ میں بھی تمہاری کلاچھ میں جانا ہے"

افگن نے بھی مارے محبت کے کہا تو ارگن نے اسے گلے سے لگا لیا۔

☆☆☆☆☆

حال

درخت کے ساتھ سر ٹیکائے ارگن ان ماضی کے صفحوں میں بھٹک رہا تھا جنہوں نے اسے خود میں جکڑ رکھا تھا اور ان کی قید سے نکلنا اس کے لیے انتہائی مشکل تھا

افگن اس وقت تم میری وجہ سے اپنی کلاس بدل لی مگر دیکھو آج تم مجھے چھوڑ گئے۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا تھا تو تم میرے پیچھے چلے آئے

"آج بھی مجھے ساتھ لے جاتے

اس نے چاند دیکھ کر کہا۔۔

"کیوں اکیلا چھوڑ دیا مجھے"

وہ چلانے لگا۔۔

ماضی

آج افگن اور ارگن کی گیارہویں سالگرہ تھی. ہمیشہ کی طرح آج بھی گھر کو سجایا گیا تھا بالکل ویسے ہی جیسے ہر سال سجایا جاتا تھا. غبارے, روشنیاں اور نہ جانے کیا کیا؟ ویسے ہی اعزاہ کو اکٹھا کیا گیا. ویسے ہی مہمان آئے. ویسے ہی کیک لایا گیا. بارہ بجنے کو تھے مگر ارگن اور افگن لڑ رہے تھے. افگن کا کہنا تھا کہ میں ارگن کو کیک نہیں کاٹنے دینا میرا برتھ ڈے ہے ادھر ارگن کا کہنا تھا میرے کیک کو ہاتھ لگانے والا افگن کون ہوتا ہے؟ زرطاشہ اور کیشوران کو بار بار بہلاتے مگران پر کسی کا اثر نہیں ہو رہا تھا. بار بار بہلاتے مگر ارگن اور افگن کے لیے بھینس کے آگے بین بجانے جیسا تھا. یہ پہلی بار نہیں تھی. ہر برتھ ڈے پر ان کا ایسا جھگڑا ہوتا تھا. ہر بار زرطاشہ اور کیشوران کو سمجھاتے مگران پر اس بات کا اثر نہ ہوتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بارہ بجنے میں پانچ منٹ بچے تھے. افگن سٹیج پر نہیں تھا پتا چلا کہ کیک کاٹنے کی لڑائی میں ارگن نے اسے بڑی بری طرح کاٹا ہے جس کی وجہ سے اسے لے کر اس کی دادی مہمانوں کے پاس سے کمرے میں چلی گئیں.

.ارگن اپنی جیت پر بہت خوش ہو رہا تھا

حال

سٹیج خالی تھی ارگن موجود نہ تھا سب کو اس کی فکر ہو رہی تھی. سب اسے ڈھونڈ رہے تھے. بارہ بجنے والے تھے.

ارگن درخت کے پاس بیٹھ گیا تھا. افگن کبھی ایسا تھا کہ میں چاہا کرتا کہ میں اکیلا اپنا برتھ ڈے مناؤں اور آج یہ موقع بھی ہے مگر دیکھو مجھے اس نے اپنا سینہ آسمان کی طرف کیا

کیا حال ہو گیا ہے میرا؟ آج کیک صرف میرا ہے, محفل میری ہے, میری وجہ سے سجائی گئی ہے اور تم موجود بھی نہیں ہو مگر دیکھو مجھے تمہارے بنا اپنی سالگرہ نہیں منا رہا ہوں کیسے مناؤں؟ کیسے؟ آنسوؤں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اسکی آنکھوں سے نکل رہا تھا.

ماضی

میں افگن اور ارگن کی وجہ سے پریشان ہوں, زرطاشہ بیگم کیشور سے بات کر رہی تھی. ارگن اور افگن بستر پر سوئے ہوئے تھے مگر ارگن چپکے سے ان کی باتیں سن رہا تھا. تیرہ سال کے ہو گئے ہیں مگر وہی لڑائی. کیک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میرا نام پہلے لکھو. آخر کب تک ایسا چلتا رہے گا. ہم تو یہی کرتے ہیں کہ ایک سال ارگن کا نام پہلے اور اگلے سال افگن کا مگر ان دونوں کی نا اتفاقی شدت اختیار کرتی جا رہی ہے. آخر کب تک ایسے ہی ان باتوں پر لڑتے رہیں گے, زرطاشہ بیگم آپ بھی نا کمال کرتی ہیں. ابھی بچے ہیں دونوں, انکی عمر ہی کیا ہے ابھی, "ہائے افگن کے ابا" ادھر زرطاشہ نے کہا ادھر چپکے سے ان کی باتیں سنتا ارگن اٹھ گیا. "میں آپ سے نہیں بولتا ماما. میرے بھی پاپا ہیں صرف افگن کے نہیں" زرطاشہ اور کیشور ارگن کی اس اچانک اڑی سے ہنسنے لگے. "اچھا تو کہہ دیتی ہوں ارگن کے ابا. لو اب خوش" زرطاشہ نے مسکرا کر کہا

"پہلے کیوں نہیں کہا؟"

ارگن ضد کرنے لگا

"ارے کیوں بچوں کی طرح ضد کر رہے ہو؟؟"

ادھر سویا ہوا افگن بھی اٹھ گیا شاید وہ اٹھا ہوا تھا اور باتیں سن رہا تھا

اس لیے کیونکہ تم ان کے بیٹے نہیں ہو میں ہی صرف امی ابو کا بیٹا ہوں تمہیں تو کوڑے سے اٹھا کر لائے تھے"

افگن نے کہا تو ارگن نے بیڈ سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زرطاشہ کو غصہ آگیا

" ادھر آؤ میرے بچے"

زرطاشہ نے ارگن کو اپنی بانہوں میں لپیٹ لیا

"ہم نے تمھیں کوڑے سے نہیں اٹھایا تم ہمارے بیٹے ہو بہت پیارے"

زرطاشہ نے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا تو ارگن چپ کر گیا

" اس کا مطلب افگن کو کوڑے سے لائے"

اس سے پہلے زرطاشہ کچھ بولتی ارگن پھر بولنے لگا

"مجھے پتا تھا افگن کوڑے سے آیا ہے"

ارگن کھلکھلا کر ہنسنے لگا تو افگن غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا اور کشور اسکے پیچھے بھاگ نکلے۔

حال

تم قبر میں مٹی میں رہتے ہو افگن۔۔

یاد ہے نا میں تمھیں کہا تھا کہ تمھیں کوڑے سے لے کر آئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہیں ایسا تو نہیں میری بات کو پورا کرنے کے لیے تم مٹی میں جا ملے ہو

مم مجھے معاف کر دو۔۔

اسے لگا جیسے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے اس نے مڑ کر دیکھا یہ کیشور صاحب تھے

"پاپا"

اس نے کہا اور ان کے گلے لگ گیا۔۔

☆☆☆☆☆

بج چکے تھے۔ تقریب کا آغاز ہونے کو تھا۔ گھر سجا تھا۔ مہمانوں کی رونق تھی۔ مگر چہروں پر خوشی کے 12 بجائے غم تھا اداسی تھا رنجشیں تھیں آنسو تھے۔۔

ہاں کیک کاٹنے کے لیے اکیلا ارگن تھا اس کے پاس لڑنے کے لیے کوئی نہ تھا۔۔ کیک پر صرف اسی کا نام تھا جونہی اس نے چھری کیک پر چلائی وہ نڈھال ہو کر گر گیا۔۔

☆☆☆☆☆

"اسے بہت گہرا صدمہ لگا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر کمرے سے باہر آتا ہے اور کیشور صاحب سے کہتا ہے جو سامنے کرسی پر بیٹھے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنا ذہنی توازن نہ کھوئیں"

ڈاکٹر کے کہنے پر کیشور صاحب کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

****

حال

بج چکے تھے۔ تقریب کا آغاز ہونے کو تھا۔ گھر سجا تھا۔ مہمانوں کی رونق تھی۔ مگر چہروں پر خوشی کے 12 بجائے غم تھا اداسی تھا رنجشیں تھیں آنسو تھے۔۔

ہاں کیک کاٹنے کے لیے اکیلا ارگن تھا اس کے پاس لڑنے کے لیے کوئی نہ تھا۔۔کیک پر صرف اسی کا نام تھا جو نہی اس نے چھری کیک پر چلائی وہ نڈھال ہو کر گر گیا۔۔

☆☆☆☆☆

"اسے بہت گہرا صدمہ لگا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر کمرے سے باہر آتا ہے اور کیشور صاحب سے کہتا ہے جو سامنے کرسی پر بیٹھے تھے۔

"ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنا ذہنی توازن نہ کھوئیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹر کے کہنے پر کیشور صاحب کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ماضی

ارگن سردی سے کپکپاتا ہوا بستر پر لیٹا تھا زرطاشہ نے اس پر دو کمبل سے کر اسے ڈھانپا تھا تاکہ اسے سردی سے بچائے اسے بہت تیز بخار تھا اور اسی وجہ سے وہ سردی سے ٹھٹھر رہا تھا۔

سامنے کرسی پر 16 سالہ افگن بیٹھا تھا وہ ارگن کو تک رہا تھا۔۔

"امی ارگن کو کتنی تکلیف ہو رہی ہے"

آنکھوں میں پانی بھرا ہوا تھا جب افگن نے زرطاشہ سے کہا

"ارگن کیا میں تمہارا سر دباؤں"

افگن اس کے قریب آیا اور اس کا سر دبانے لگا تو ارگن چلایا

"تتت ٹھ ٹھنڈے ہاتھ"

"مم مجھے معاف کرنا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افگن نے ہاتھ پیچھے کیے اور ہیٹر پر جا کر گرم کرنے لگا

تھوڑی دیر بعد وہ آ کر ارگن کا سر دبانے لگا کیونکہ اب اس کے ہاتھ گرم ہو گئے تھے۔۔ارگن کو سکون ملنے لگا اور اسکی کپکپاہٹ میں کمی آنے لگی

☆☆☆☆☆

حال

زرطاشہ بستر پر بے سدھ پڑے ارگن کے سامنے بیٹھی تھی۔

"ان کو ہوش آ گیا ہے ابھی گہری نیند میں ہیں۔"

ڈاکٹر کی آواز اس کے کانوں میں آئی

"دیکھو کیسے سو یا ہے جیسے افگن اس کا سر دبا رہا ہو"

زرطاشہ نے دل میں سوچا

اور ٹشو سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماضی

"دیکھو افگن آج بہت سردی ہے۔ارگن کو بھی بخار ہے تم آج سکول نہ جاؤ"

زرطاشہ نے افگن سے کہا جو ارگن کو سکول جانے کے لیے خداحافظ کہنے آیا تھا۔۔

"امی اگزام ہونے والے ہیں اور آپ کو پتا ہے نا آپ کے افگن نے اس بار پھر سے ٹاپ کرنا ہے"

تو زرطاشہ نے افگن کا بوسہ لیا۔۔

ارگن بخار کی تپش کی وجہ سے صرف ذرا سا اان کو دیکھ پایا تھا وہ بستر پر لیٹا تھا

"لیکن میرے لال مجھے جانے کیوں کچھ عجیب سا ہو رہا ہے"

زرطاشہ نے اسے سینے سے لگایا

"امی کیوں اتنا ڈر رہی ہیں بابا کار میں چھور کر آئیں گے اور واپس بھی لے کر آئیں گے"

ارگن نے جواب دیا

"تم پلیز چھٹی کر لو آج"

زرطاشہ نے دوبارہ افگن کو سینے سے لگایا اور ماتھا چوم کے رخصت کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆

حال

افگن کی تصویر ہاتھ میں تھامے زرطاشہ کرسی پر بیٹھی رو رہی تھیں۔۔

" میرے لال"

انہوں نے اس کی پیشانای چومی۔

میرے دل میں تم آج بھی زندہ ہو اور ہمیشہ رہو گے اور کیوں نہ ہو گے "

"کیونکہ تم شہید ہوئے ہو۔۔اور مجھے فخر ہے میں ایک شہید کی ماں ہوں

انہوں نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

جب یہ خیال آتا ہے نا کہ میرا بچہ شہید ہوا ہے تو میرے آنسو رک جاتے ہیں مگر جو نہی تمہاری محبت دل" میں آتی ہے تو یہ آنسو پھر سے نکلنے لگتے ہیں۔۔

☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماضی

"چلو بھئی افگن آجاؤ کھیلیں"

ہریرہ نے افگن سے کہا جو فری لیکچر میں کلاس میں بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔۔

"بس دو منٹ"

افگن نے کہا

"کب سے رٹ لگا رہے ہو دو منٹ؟"

ہریرہ نے غصے سے کہا

"ناول ہی تو پڑھ رہے ہو بعد میں پڑھ لینا"

ہریرہ غصے سے کہتا ہوا چلا گیا مگر افگن وہیں کلاس میں بیٹھا ناول پڑھ رہا تھا

☆☆☆☆☆

حال

ارگن کو ہوش آگیا تھا اور زرطاشہ بار بار روتے ہوئے اس کی پیشانی چومے جا رہی تھی۔ پاگلوں کی طرح۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج مجھ سے میرا افگن چھن گیا تھا۔۔آج"

میں تمہیں نہیں کھو سکتی بیٹا۔

"اپنی ماما کو کبھی مت چھوڑنا

اس طرح بکھری زرطاشہ کو نرسوں نے پیچھے کرنے کی کوشش کی

"ان کی حالت خراب ہو جائے گی"

ایک نرس نے زرطاشہ سے کہا مگر وہ پیچھے نہ ہٹی۔

اس پر کیشور صاحب کو اندر آنا پڑا اور وہ بہلا کر زرطاشہ کو باہر لائے

☆☆☆☆☆

ماضی

اب مطلع صاف ہو چکا تھا اور بادل چھٹ گئے تھے اور سورج کی تپش پڑھنے لگی ویسے بھی دوپہر ہو چکی تھی اور دوپہر کو دھوپ اوج پر ہوتی ہے لیکن اس دھوپ میں بہت شدت تھی جسموں سے گزرتی تو ایسا لگتا جیسے تیز دھار چاقو ہو۔کچھ نقاب پوش بندوقیں اور دیگر اسلحہ اٹھائے اے پی ایس سکول کے دروازے پر آئے سکول اپنی ہی دھن میں مگن تھا جب ان نقاب پوشوں نے آکر سیکیورٹی پر تعینات فوجیوں سے بحث و

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مباحثہ شروع کر دیا۔ طلباء کلاسوں میں پڑھ رہے تھے جن کا من نہیں تھا وہ گراؤنڈ میں کھیل رہے تھے۔اساتذہ بھی طلباء کو پڑھا رہے تھے کہ ایک دم سے وہ نقاب پوش ان سیکیوڑٹی پر تعینات فوجیوں سے گتھم گتھا ہو گئے کچھ فوجیوں سے چھپ کر اندر آ گئے۔۔اور دو فوجیوں سے لڑنے لگے ایک نے فائر کیا اور وہ گولی فوجی کے سینے میں لگی اور وہ اس دنیا سے کوچ کر گیا لاش زمین پر گری۔۔جوش سے بھرے دوسرے فوجی نے اپنی رائفل کو نشانے پر لگایا مگر کسی نے پیچھے سے اس کے سر میں بھی ڈنڈا دے مارا وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

گیند دور گری تھی جسے فرحان اٹھانے گیا تھا مگر سامنے سے آتے اس بے رحم انسان نے فرحان پر نشانہ لگا کر اپنی بے رحمی کا ثبوت دیا اور فرحان نے آہ بھری اور اس دنیا کو خیر باد کہہ کر چلا گیا گراؤنڈ میں موجود دوسرے لڑکے اندھا دھند بھاگے۔

ہریرہ کے تعاقب میں وہ نقاب پوش اسے ڈھونڈ رہا تھا مگر ہریرہ دیوار کے پیچھے چھپ گیا۔۔جب کافی دیر اسے ہریرہ نہ ملا تو وہ دوسری طرف آ گیا جہاں گراؤنڈ میں موجود لڑکے دیوار پھلانگ رہے تھے۔۔

"نوازش مجھے ہاتھ دو"

خبیر اللہ نے نوازش سے کہا جس سے دیوار نہیں چڑھے جا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جونہی نوازش نے ہاتھ اوپر کیا خبیر اللہ نے اسکا چہرہ دیکھا جو درد سے کراہ رہا تھا ایک دم سے نوازش نیچے گر گیا اس کے پیر پر گولی لگی تھی۔۔

"نوازش"

خبیر اللہ چلایا اور واپس آنے لگا

"میری فکر مت کرو خبیر بھاگو"

روتے ہوئے نوازش نے کہا

"نہیں نوازش"

نوازش خبیر کے پاس آگیا تھا مگر اسے نہیں پتا تھا ایک حیوان اس کے پیچھے سے اسپر وار کر دے گا اور اسے نہ ختم ہونے والی نیند دے دے گا۔۔اور ایسا ہی ہوا نوازش کو بچانے کی آڑ میں خبیر اپنی بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

☆☆☆☆☆

لان میں ارگن اور زر طاشہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

"امی آپ کھا کیوں نہیں رہیں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زرطاشہ ایک دم سے بے سدھ بیٹھیں تھیں۔ جبکہ ارگن کھارہا تھا

"امی پہلے ہی آج ناشتے کو اتنی دیر ہو گئی اور آپ کھا بھی نہیں رہیں"

"جانے کیوں میرا جی بہت گھبرا رہا ہے۔۔ایسا لگتا ہے کچھ ہونے والا ہے کچھ بہت برا"

زرطاشہ نے بوجھے دل سے کہا

"امی چھوڑیں بھئی۔۔"

اور کھانا کھائیں ارگن نے سلائس کا ایک پیس زرطاشہ کو دیا اور کھانے لگا

☆☆☆☆☆

پچھلے دروازے سے کچھ نقاب پوش راہداری میں آ گئے۔۔اور کلاسوں کو حراست میں لے لیا۔۔اساتذہ پڑھانا چھوڑ گئے ان ک چہروں پر بھی خوف تھا۔۔آتے ساتھ ہی ان نقاط پوشوں نے گولیاں برسانی شروع کر دیں وہ اندھادھند گولیاں برسا رہے تھے اور سامنے آنے والے ہر فرد کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا رہے تھے۔اور وہ معصوم پھول مرجھائے جا رہے تھے۔

یہ نرسری کلاس کا کمرہ تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے معصوم بچے اپنی میٹھی آوازوں س اپنا سبق پڑھ رہے تھے وہاں اب کمرہ مکمل خون سے بھرا تھا اور اس کے علاوہ جگہ جگہ ان معصوم بچوں کی لاشیں تھیں اور اس ک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علاوہ کچھ کتابیں تھیں جو اخون سے اس قدر بھر گئیں تھیں کہ پہچاننا مشکل تھا کہ کتابیں کونسی ہیں اور معصوموں کے خون کے لو تھڑے کونسے ہیں۔ان کے جسموں پر جوان کے یونیفارم تھے ناوہ سفید رنگ کے یونیفارم اب سرخ رنگ میں پوری طرح بھیگ گئے تھے۔جو ذرا سی بھی ڈانٹ پر رونے لگ جاتے تھے اور امی ابو کی ذرا سی بھی ڈانٹ برداشت نہ کر پاتے تھے وہ آج گولیاں کھا کر ساکت پڑے تھے۔وہ رو بھی نہیں رہے تھے۔۔شاید اللہ سے شکوہ کر رہے ہوں گے یا پھر اس تکلیف بھری دنیا کے درندوں سے نجات پانے کا جشن منا رہے ہوں گے

☆☆☆☆☆

سلائس منہ میں ڈالتے ہوئے زرطاشہ کے ہاتھ ایکدم رک گئے اسے الٹی آگئی۔

کک کیا ہوا امی "ارگن نے پانی کا گلاس زرطاشہ کو پلایا۔۔"

زرطاشہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف چلی گئی

☆☆☆☆☆

وہ ظالم نقاب پوش جہاں سے گزرتے معصوم بچوں کے خون کی ندیاں بہاتے ہوئے گزرتے۔دسویں کلاس کے طلبہ تھوڑے سمجھدار ہوتے ہیں ان کا لیکچر فری تھا۔۔باہر اس شور کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے کچھ طلبہ بنچوں میں چھپ گئے اور کچھ بیگوں کے نیچے سے۔۔مگر وہ ظالم نقاب پوش کسی کو زندہ چھوڑنے نہیں آئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھے انہوں نے اس کلاس میں بھی آکر وہ ہولی کھیلی کہ جگہ جگہ بنچوں کے نیچے سے چیخنے کی ایسی آوازیں آئیں کہ آسمان چیخ اٹھا ہوگا۔افگن اپنے بیگ کے پیچھے چھپا تھا اور اس کا ناول اس ک ہاتھ میں تھا۔۔

وہ درود شریف اور کلمہ کا ورد کر رہا تھا کہ ایک نقاب پوش نے پیچھے سے اسے دبوچ لیا۔۔

"ہاں بھئی کہاں چھپتا پھرتا ہے"

اس نقاب پوش نے افگن کو گھسیٹا۔

☆☆☆☆☆

زرطاشہ کو لگا جیسے اس کا دل پھٹ جائے گا وہ دھرم سے زمین پر گری۔

امی "ارگن نے بڑھ کے زرطاشہ کو تھاما"

"کک کیا ہوا؟"

ارگن نے زرطاشہ کو کرسی پر بیٹھایا

آہ "زرطاشہ کے سینے میں شدید درد ہونے لگا"

"ارگن پپ پانی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارگن پانی لینے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

"مم مجھے چھوڑ دیں پلیز"

افگن چلانے لگا

" کیوں چھوڑ دیں تجھے؟"

اس نقاب پوش نے کہا

"تو کیا میرے مامے کا پتر ہے؟"

نقاب پوش نے افگن کے سر پر تھپڑ مارا۔۔

ایک اور نقاب پوش آتا ہے

"اسے ایسے نہیں مارنا اسے تھوڑی بری موت دیتے ہیں"

آنے والے نقاب پوش نے کہا

"یہ تھوڑا ممی ڈیڈی بچہ لگتا ہے استاد"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے والے نے کہا

"مم مجھ چھوڑ دو"

افگن نے ڈرتے ہوئے کہا۔

ارد گرد لاشوں اور خون کے سوا کچھ نہ تھا۔

افگن نے اس نقاب پوش کے ہاتھ پر کاٹا اور خود کو چھڑوا کے بھاگا۔

☆☆☆☆☆

"یہ لیں صاحب پانی"

نوکر کیشور کے کمرے میں پانی لے کر آیا

" اچھا تم جاؤ"

کیشور ن گلاس پکڑتے ہوئے کہا اور نوکر آفس کے کمرے سے باہر نکلنے لگا

اگلا لمحہ چکرا دینے والا تھا گلاس کیشور کے ہاتھ سے فرش پر تھا

☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پکڑو اسے

وہ دونوں نقاب پوش اس کے پیچھے بھاگے۔

افگن کی کتاب اس کے ہاتھ سے گری اور نیچے بنچ کے نیچے چھپے صبغت کو لگی

آہ"کی آواز پر وہ نقاب پوش اس آواز کی طرف گئے اور صبغت کو پکڑ لیا"

موقع غنیمت جان کر افگن بھی بھاگا مگر کہاں تک بھاگتا سامنے دروازے سے ایک اور نقاب پوش آیا اور افگن کو پکڑ لیا۔

☆☆☆☆☆

"کیا ہوا صاب"

"وہ نوکر واپس مڑا اور کیشور صاب کرسی سے نیچے گرنے لگے تھے"چچ چکر سا آیا

"ڈاکٹر کو بلاؤں"

نوکر نے کہا

"نہیں مجھے ریسٹ روم تک چھوڑ دو"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کیشور صاحب اس کے سہارے چلنے لگے۔

☆☆☆☆☆

افگن کو منہ سے دبوچتے ہوا وہ شخص افگن کو اندر لے آیا

" بہت چالاک بنتے ہیں یہ دونوں"

ایک نقاب پوش نے کہا

"ان کو بھی چالاک طریقے سے ہی موت دیتے ہیں"

ایک اور نقاب پوش نے کہا اور پھر انہوں نے ان دونوں کے ہاتھ پیر باندھ دیے۔

☆☆☆☆☆

"ارگن آکر میرے گلے سے لگ جاؤ"

زرطاشہ نے ارگن سے کہا۔

"کچھ ہو رہا ہے کچھ بہت برا"

زرطاشہ پاگلوں کی طرح کہہ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mere Hum janam Mjhe Na Dhoondna| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆

ان نقاب پوشوں نے افگن اور صبغت کو پنکھے سے لٹکا دیا ایک پنکھے سے افگن کو دوسرے سے صبغت کو۔دونوں ہاتھ پھیلا کر معافی مانگ رہے تھے۔

"استاد پنکھے ٹوٹ نہ جائیں"

ایک نقاب پوش نے کہا

"ہم ان کو ٹوٹنے کا موقع ہی نہیں دیں گے"

اس کے بعد تینوں کمرے سے باہر گئے اور باہر جا کر انہوں نے پنکھے چلا دیے اور اندھا دھند فائرنگ کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆

ایک دم مس کیشور کے سینے میں درد ہوا۔

اور وہ زمین پر گر گئے۔۔

آفس کے ارد گرد کے کیبن والے ان کے کیبن آ گئے

☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زرطاشہ ہچکولا کھا کے پیچ گر گئی

☆☆☆☆☆

پنکھے سے خون کی بارش ہو رہی تھی دیواریں لال ہو گئیں تھیں یہاں تک کہ بلیک بورڈ بھی سرخ ہو گیا تھا جیسے کسی نے لال روشنائی مل دی ہو۔یہ خون تھا جو پنکھوں کے ساتھ بندھے ہوئے افگن اور صبغت کا تھا۔۔

☆☆☆☆☆

حال

بے ہوش وجود تڑپ رہا تھا اور اس میں سے آوزیں آ رہی تھیں

"افگن افگن"

ڈاکٹر اور نرس اندر کی طرف بھاگنے لگے

ڈاکٹر ارگن کو کیا ہوا ہے؟"کیشور صاحب نے پوچھا"

"یہ بہت زیادہ ڈیپرس ہیں"

ڈاکٹر نے بتایا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کیشور صاحب اپنی حالت کے بارے میں سوچنے لگے کہ جب جوان بیٹے کی موت کا ان کو علم ہوا تھا تو ان پر کیا بیتی تھی۔

☆☆☆☆☆

ماضی

امی میں ٹی وی چلاتا ہوں آپ اپنا دل بہلائیں آپ کی ایسی حالت دیکھ کر میرا جی گبھرا رہا ہے" ارگن نے ریموٹ سے ٹی وی اون کیا

"میں پاپا کو فون کرتا ہوں"

"پاپا سے کہو افگن کو لے آئیں"

"جی کہتا ہوں"

اتنے میں باہر سے کیشور صاحب آتے ہیں

ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ اے پی ایس سکول میں دہشت گردوں نے حملہ کر دیا۔۔یہ کچھ پکچرز ہیں زیادہ"

"کلئر نہیں ابھی تک سکول میں پانچ سو کے قریب طلباء شہید ہو چکے ہیں

زرطاشہ کے چہرے کے رنگ اڑ رہے تھے۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پی یہ جھوٹ بول رہے ہیں نا۔۔"

"افگن گھر آگیا ہے نا

زرطاشہ کیشور سے کہتی ہیں

تو کیشور صاحب ان کو گلے لگا کر رونے لگتے ہیں

"رو کیوں رہے ہیں بتائیں نا مجھے"

"افگن ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے"

کیشور اپنے آنسو روک کر کہتے ہیں اور زرطاشہ کو لگتا ہے جیسے آسمان زمین پر گرنے لگا ہے۔۔

لاؤنج میں آتے ارگن کو یہ آواز سنائی دیتی ہے اور اسکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ ایک جگہ ساکت ہو کر بیٹھ جاتا ہے

زرطاشہ کیشور کو دھکا دیتی ہیں

"کہاں ہے میرا بچہ ؟؟ "

"ل کر آؤ میرے افگن کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر یشورا سے سینے سے لگا لیتے ہیں اور ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا

اک کالی صبح تھی

دھند ہی دھند تھی

آفتاب بھی فلک میں چھپا ہوا تھا

اوٹ میں بادلوں کی ڈھکا ہوا تھا

کرنیں سبھی روشنی کی مرجھائیں تھی

ہوا نے بھی رفتار اپنی گھٹائی تھی

نہ کوئی چہل پہل نہ رعنائی تھی

پھولوں نے بھی ٹہنیاں اپنی جھکائی تھی

نہ نہ جانا سکول میرے جگر

دل میں اٹھا ہے ہول ہوئی ہے خبر

کہیں برا کچھ تو ہونے لگا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یونہی نہیں فلک ڈھکنے لگا ہے

جانا ہے مجھ کو اماں میری

پڑھنا ہے مجھ کو اماں میری

جاؤں گا تو ہی پڑھوں گا میں

تب ہی بڑا آدمی بنوں گا میں

سینے لگا کے ماتھا چوما کے

نکلا وہ رستے اپنی قضا کے

انجان تھا وہ کیا ہو گا اب

انجام میرا کیا ہو گا اب

ڈرتا ڈرتا وہ سکول گیا پھر

اجل کو اپنی بھول گیا پھر

چونچالیوں میں جب مست تھا زمانہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹوٹا جہاں سے پھر اس کا یارانہ

کچلا گیا وہ روندا گیا تھا

پاؤں تلے گل مسلا گیا تھا

سیاہی خون کی چہرے لگا کے

نکلا وہ رستے اپنے خدا کے

ماں کو رلا کے مجنوں بنا کے

چلا وہ پھول خود کو رندوا کے

باپ کا تو جیسے بازو کٹا

ماں کو تو عمر بھر کا غم ملا

بہت بے رحم اور بے ترس تھے وہ

انسان کے بھیس میں جانور تھے وہ

کہ آہیں سنی اور کان نہ پھٹے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فغائیں سنی اور دل نہ پھٹے

آنکھوں سے اپنی ظلم دیکھتے رہے

ہاتھوں سے اپنے جبر کرتے رہے

ہزاروں گلشنوں کو اجاڑا تھا ان نے

سینکڑوں ماؤں کو تڑپایا تھا ان نے

اس زمانے کے چنگیز تھے وہ

ہلاکو' سٹالین اور تیمور تھے وہ

ظلم سے جن کی لرزی زمیں

روئے زمیں کے سارے مکیں

آسماں بھی بے حد تڑپا

عرش بھی خدا کا بہت لرزا

فرشتوں نے بھی آنسو بہائے ہوں گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھلتے پھولوں کی جب سنتے آہیں ہوں گے

فلک پر بھی حشر برپا ہو گا

زمیں پر جب قہر برسا ہو گا

خدا نے پھر معصوموں کو پاس اپنے بلایا

قہر کی ریت توڑی سینے لگایا

جنت سے زمیں کو وہ تکتے ہوں گے

اوہ بر ملا لب سے کہتے ہوں گے

ہم تو چلے ہیں گلشن خدا کے

علم کی شمع تم کو تھما کے

بجھنے نہ دینا تم اسے سلگھنے نہ دینا

پروانہ بن کے کٹنا اور کٹنے نہ دینا

ہماری جو آئے یاد تو مضبوط ہونا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خدا کے کیے پر مسرور ہونا

اور ماں میری تم آنسو نہ بہانا

تکلیف دیتا ہے تیرا یہ چلانا

میری کمی پوری میرا بھائی کرے گا

گلشن کو تیرے میرا بھائی بھرے گا

بھائی میرے ابا کی شان ہو تم

اور امی کا مان ہو تم

میرے خوابوں کو تم مکمل کرنا

اک بات کہتا ہوں تحمل کرنا

میری یادوں کو نہ تم پوجنا

میرے ہم جنم مجھے نہ ڈھونڈنا

طالع

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆

حال

ارگن کی حالت پہلے سے بہتر ہے"ڈاکٹر بتاتے ہیں اور کیشور صاحب اسے جاکر گلے سے لگا لیتے ہیں۔"

زرطاشہ پاس بیٹھی رو رہی تھیں مگر کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ارگن کو صدمے سے باہر نکالنے کے لیے اسکا ذہن بدلنا ہے اسلیے ان کو اپنے آنسو پونچھنے پڑتے ہیں۔

شام ہو چکی تھی اب وہ گھر آ چکے تھے۔۔

☆☆☆☆☆

ماضی

افگن کے جسم کی تلاش میں سکول کا کونہ کونہ چھنوایا مگر کچھ نہ ملا ہاں البتہ اس ناول سے پتا چل ضرور گیا کہ افگن اس کلاس میں شہید ہوا اور پھر اس کے یونیفارم میں موجود اشیاء نے اسکی لاش تک پہنچنے میں مدد کی۔وہ پنکھے سے لٹک رہا تھا اور پنکھا زمین پر گرا تھا۔۔ جسم کے اعضاء کٹے تھے جیسے انگلیاں۔پنکھے کی تیز دھار کی وجہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکول میں موجود لہوان کے بے رحمانہ قتل کی وضاحت کرتا تھا اور قاتل کے بے رحم ہونے کی بھی۔۔

زرطاشہ کیشور کی حالت تو نازک تھی ہی مگر ارگن کی سب سے نازک تھی

روز رونا ان کا معمول بن چکا تھا۔۔

مگر آہستہ آہستہ سب بھولنے لگے افگن کی قبر وہ روز جاتے اور ارگن تو گھنٹوں وہاں بیٹھا رہتا تھا۔۔

یہاں تک کہ

چار سال گزر جانے کے بعد بھی بھائی کی موت کا صدمہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ویسے اگر افگن زندہ ہوتا تو ارگن کو یہ ضرور کہتا

میرے ہم جنم مجھے نہ ڈھونڈنا"

میری یادوں کو نہ تم پوجنا

کیونکہ افگن سے بھی ارگن کا غم نہیں دیکھا جاتا ہوگا

☆☆☆☆☆

حال

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارگن سکول کے گیٹ کے باہر کھڑا تھا اور نکلنے والے بچوں کو دیکھ رہا تھا وہ ان بچوں کے چہروں پر اپنا اور افگن کا چہرہ تلاش کرتا اور آنسو بہاتا اور ان کی خوشحالی کے لیے دعائیں کرتا۔ روتے میں اسکی ہچکی بندھ گئی تھی اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اس نے مڑ کر دیکھا برقعے میں ملبوس ایک لڑکی تھی۔۔ جس نے نقاب کیا ہوا تھا مگر اس کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

"اتنا مت رؤ ارگن۔ افگن کو تکلیف ہوتی ہو گی"

نقاب کے نیچے سے آوز آئی۔

ارگن بھی شش و پنج میں مبتلا ہو گیا تھا

"آؤ میرے ساتھ چلو۔ پاس ہی کار کھڑی ہے"

تھوڑی دیر بعد ارگن پہچان ہی گیا۔

منتہیٰ آپ" اس نے آنسو پونچھے"

"ہاں چلو میرے ساتھ گاڑی میں جا کر بات کرتے ہیں"

اور پھر وہ دونوں قریب کھڑی گاڑی کی طرف چلے گئے

☆☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارگن آپ کو اتنا نہیں رونا چاہیے۔۔"

منتہیٰ نے ارگن کو ٹشو دیا وہ دونوں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے

" دیکھو جانتے ہو نا افگن مجھے بھی کتنا پیارا تھا"

"ہاں جانتا ہوں"

ارگن نے کہا

مجھے افگن کی موت کا غم آپ سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ میرا اور افگن کا ساتھ تو عمر بھر کا تھا ہماری تو منگنی"

"ہو چکی تھی اس کے جانے سے تو میری دنیا اجڑ گئی مگر پھر بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا میں نے

منتہیٰ ن نقاب ہٹایا تو چاند سا چہرہ نیچے سے نکلا مگر ارگن نے سر جھکا لیا

" ہاں میں جانتا ہوں آپ کی پیدائش پہ ہی خالہ نے افگن کے لیے آپ کا ہاتھ مانگ لیا تھا"

"اور تب سے بنا تعلق میرا اور افگن چار سال پہلے ہمیشہ کے لیے ٹوٹ گیا"

منتہیٰ نے اپنے آنسو صاف کیے

اتنے میں گاڑی کا اگلا دروازہ کھلتا ہے اور ایک چھوٹی بچی اور ڈرائیور آتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"السلام علیکم ارگن بھیا"

ننھی افراء آکر سلام کرتی ہے اور منتہیٰ اسے آگے بیٹھنے کو کہتی ہے

"میں افراء کو لینے آئی تھی سکول سے اور وہاں آپ کو دیکھا۔۔آپ گاڑی پر نہیں آئے"

منتہیٰ نے ارگن سے پوچھا

میں اکثر یہاں آجاتا ہوں اپنی یادوں کو تازہ کرنے اور پیدل آتا ہوں تا کہ کسی کو پتا نہ چلے لیکن ماما پاپا کو پتا "ہوتا ہے کہاں گیا ہوں لیکن وہ ناواقفی کا اظہار کرتے ہیں"

ارگن افگن کے بعد میرا بھی کسی کو ملنے کو دل نہیں کرتا میں بھی سارا دن تنہا گزارتی ہوں بس آج ابا "مصروف تھے تو میں توصیف بھیا (ڈرائیور) کے ساتھ افراء کو لینے آگئی۔۔"

ارگن کوئی جوب نہیں دیتا۔

ارگن ایک بات کہوں آ کو دیکھ کر مجھے افگن یاد نہیں آتا حالانکہ ساری دنیا کہتی ہے تم دونوں بالکل ایک "جیسے ہو مگر مجھے نہیں لگتا"

میں کبھی افگن جیسا نہیں ہو سکتا وہ ایک عظیم انسان تھا۔میں اس جیسا کبھی نہیں ہو سکتا"

ارگن کی آنکھ سے آنسو نکلا اور بڑھی ہوئی شیو میں نصب ہو گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆☆

ماضی

ارگن افگن اور منتہیٰ باغ میں کھیل رہے تھے

افگن سب کو پکڑ رہا تھا14 15 سال کے بچوں کی یہی عمر ہوتی ہے کھیلنے کی

ارگن بہت تیز بھاگ رہا تھا اور افگن نے جا کر منتہیٰ کو پکڑ لیا

"لو منتہیٰ تم پکڑی گئی"

خالہ نتاشہ بھاگی آئیں اور دونوں کو چوما

"اللہ کرے تم دونوں ایسے ہی ایک دوسرے کا ہاتھ ہمیشہ پکڑی رکھو"

اور افگن اور منتہیٰ ایک دوسرے کو تکنے لگے

☆☆☆☆☆

حال

"لو گھر آ گیا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

منتہٰی نے شیشے سے باہر جھانکا

وہ تینوں نیچے اترے اور اندر داخل ہوئے

خالہ نتاشہ دروازے کھلتے ہی ادھر کو آئیں اور ارگن کو دیکھ کر حیران ہو گئ

"مم میرا افگن"

اس نے جا کر ارگن کو سینے سے لگا لیا اور ارگن کی بھی ہچکی بندھ گئ

منتہٰی نے اپن آنسو بچانے کے لیے ناخن چھبانے شروع کر دیے مگر وہ بھی زیادہ دیر اپنے آنسو روک نہ سکی

☆☆☆☆☆

ماضی

"دیکھنا منتہٰی ایک دن میں ڈاکٹر بنوں گا اور پھر سب غریبوں کا فری علاج کروں گا"

افگن اور منتہٰی درخت کے نیچے بیٹھے تھے ارگن پیچھے سے آتا ہے

تت تم ڈاکٹر بنو گے سری چوہی"

"دیکھنا اتنے پڑھو گے تو ایک دن تم مر جاؤ گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارگن نے شرارت سے کہا مگر منتہیٰ کو بہت غصہ آیا

اس نے جاکر ارگن کے منہ پر تھپڑ دے مارا

تم مرو گے سمجھے میرا افگن کبھی نہیں مرے گا"

اور تم کہہ کیا رہے ہو اسے کھلے دماغ سے سوچنا

"افگن کی موت کا صدمہ برداشت کرلو گے

منتہیٰ نے غصے سے کہا مگر افگن نے اسے پیچھے کھینچ لیا کیونکہ اب ارگن بھی اسے تھپڑ مارنے والا تھا۔۔

☆☆☆☆☆

حال

گھر مہمان آئے تھے ارگن لان میں بیٹھا آنسو بہا رہا تھا۔۔

آج ارگن کی منگنی تھی اور وہ بھی منتہیٰ سے

آج افگن کی منتہیٰ ارگن کی ہونے جا رہی تھی۔۔

کیونکہ دونوں اکیلے زندگی نہیں گزار سکتے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"افگن مجھے معاف کر دو گے نا۔۔ معاف کر دو گے نا"

مگر شاید افگن خود خوش ہو رہا ہو جنت میں کیونکہ وہ اپنی منتہیٰ کو ایک مری ہوئی زندگی کیسے گزارنے دے سکتا تھا

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر ارگن میرا خیال ہے آپ خود ہی اپریٹ کریں "ڈاکٹر ہریرہ نے ارگن سے کہا

نہیں ہریرہ آئی ول نوٹ دواٹ "مجھے ایک کام ہے"

اس کے بعد ارگن چلا جاتا ہے

وہ قبرستان میں بنی افگن کی قبر پر جاتا ہے

افگن آج میں پاپا بننے جا رہا ہوں افگن تمہیں گئے دس سال ہو چکے ہیں"

افگن میں اپنے بے بی کو بھی تم سے ملوانے لاؤں گا۔۔

میں منتہیٰ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔

میں نے تمہاری ہر عادت اپنالی ہے دیکھو ڈاکٹر بھی بن گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور ڈاکٹر بن کے تمہاری خواہش بھی پوری کر رہا ہوں

ارگن نے افگن کی قبر کو چوما

اتنے میں فون کی گھنٹی بجتی ہے

دوسری طرف سے سنتے ہی اس کی زبان سے نکلتا ہے

"اللہ نے مجھے ایک اور افگن عطا کیا ہے"

☆☆☆☆☆

ارگن اور منتہیٰ سکول کے گیٹ کے سامنے کھڑے آنے والے ہر بچے کو دیکھ رہے تھے وہ کسی کو ڈھونڈ رہے تھے

ایک بچہ ان کی طرف آتا ہے جسے دیکھ کر منتہیٰ کہتی ہے

"افگن ادھر آؤ ماما کے پاس"

پھر شرما کر ارگن کو دیکھتی ہے اور وہ کھلکھلا کر ہنستا ہے

ان کا بیٹا افگن ان کے اپس آتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پاپا سکول میں ایک تصویر لگی ہے ان کی شکل آپ جیسی ہے ان کا نام افگن ہے میرا نام"

ارگن نے اس کا بوسہ لیا اور منتہیٰ کی بطرف دیکھا اور پھر دونوں آسمان کو دیکھنے لگے۔۔

ختم شدا

یکم جنوری سے معصوم زینب پر ناول چڑیا بادِ صبا ہو گی کا یزن 2 آ رہا ہے۔

میرے پیج سے منسلک رہیے اور اس ناول کو پڑھ کر میرے گروپ میں اس کے ریویو پر ایک پوسٹ کرنا

مت بھولیے گا

گروپ کا لنک

https://www.facebook.com/groups/2226356670911822/

اک کالی صبح تھی

دھند ہی دھند تھی

آفتاب بھی فلک میں چھپا ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوٹ میں بادلوں کی ڈھکا ہوا تھا

کرنیں سبھی روشنی کی مرجھائیں تھی

ہوا نے بھی رفتار اپنی گھٹائی تھی

نہ کوئی چہل پہل نہ رعنائی تھی

پھولوں نے بھی ٹہنیاں اپنی جھکائی تھی

نہ نہ جانا سکول میرے جگر

دل میں اٹھا ہے ہول ہوئی ہے خبر

کہیں برا کچھ تو ہونے لگا ہے

یونہی نہیں فلک ڈھکنے لگا ہے

جانا ہے مجھ کو اماں میری

پڑھنا ہے مجھ کو اماں میری

جاؤں گا تو ہی پڑھوں گا میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب ہی بڑا آدمی بنوں گا میں

سینے لگا کے ماتھا چوما کے

نکلا وہ رستے اپنی قضا کے

انجان تھا وہ کیا ہو گا اب

انجام میرا کیا ہو گا اب

ڈرتا ڈرتا وہ سکول گیا پھر

اجل کو اپنی پھول گیا پھر

چونچالیوں میں جب مست تھا زمانہ

ٹوٹا جہاں سے پھر اس کا یارانہ

کچلا گیا وہ روندا گیا تھا

پاؤں تلے گل مسلا گیا تھا

سیاہی خون کی چہرے لگا کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکلا وہ رستے اپنے خدا کے

ماں کو رلا کے مجنوں بنا کے

چلا وہ پھول خود کو رندوا کے

باپ کا تو جیسے بازو کٹا

ماں کو تو عمر بھر کا غم ملا

بہت بے رحم اور بے ترس تھے وہ

انسان کے بھیس میں جانور تھے وہ

کہ آہیں سنی اور کان نہ پھٹے

فغائیں سنی اور دل نہ پھٹے

آنکھوں سے اپنی ظلم دیکھتے رہے

ہاتھوں سے اپنے جبر کرتے رہے

ہزاروں گلشنوں کو اجاڑا تھا ان نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سینکڑوں ماؤں کو تڑپایا تھا ان نے

اس زمانے کے چنگیز تھے وہ

ہلاکو' سٹالین اور تیمور تھے وہ

ظلم سے جن کی لرزی زمیں

روئے زمیں کے سارے مکیں

آسماں بھی بے حد تڑپا

عرش بھی خدا کا بہت لرزا

فرشتوں نے بھی آنسو بہائے ہوں گے

کھلتے پھولوں کی جب سنتے آہیں ہوں گے

فلک پر بھی حشر برپا ہو گا

زمیں پر جب قہر برسا ہو گا

خدا نے پھر معصوموں کو پاس اپنے بلایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قہر کی ریت توڑی سینے لگایا

جنت سے زمیں کو وہ تکتے ہوں گے

اوہ بر ملالب سے کہتے ہوں گے

ہم تو چلے ہیں گلشن خدا کے

علم کی شمع تم کو تھما کے

بجھنے نہ دینا تم اسے سلگھنے نہ دینا

پروانہ بن کے کٹنا اور کٹنے نہ دینا

ہماری جو آئے یاد تو مضبوط ہونا

خدا کے کیے پر مسرور ہونا

اور ماں میری تم آنسو نہ بہانا

تکلیف دیتا ہے تیرا یہ چلانا

میری کمی پوری میرا بھائی کرے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گلشن کو تیرے میرا بھائی بھرے گا

بھائی میرے ابا کی شان ہو تم

اور امی کا مان ہو تم

میرے خوابوں کو تم مکمل کرنا

اک بات کہتا ہوں تحمل کرنا

میری یادوں کو نہ تم پوجنا

میرے ہم جنم مجھے نہ ڈھونڈنا

طالع

ختم شد

Crazy Fans Of Novel
Welcome To The Group

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel